بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۵۔ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ | ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۸۵

نمبر سلسلہ زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ہونی چاہیئے

## المسیح

قادیان ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق شام کے سات بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے گو ابھی تک کھانسی کی شکایت رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی کو آج ۱۰۲ درجہ بخار ہے۔ بمیاری ٹائیفائیڈ تشخیص کی گئی ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب علاج کے لئے امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ

# ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت

کے لئے

## پندرہ ۱۵ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت

گزشتہ مجلس مشاورت میں احمدی جماعتوں کے جو نمائندے شریک ہوئے وہ جانتے ہیں۔ کہ جب مجلس کے اجلاس عام میں انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے متعلق برائے غور یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ اسے جلد سے جلد شائع کر دیا جائے۔ یا جنگ کے ختم ہونے تک ملتوی کیا جائے تو کئی ایک اصحاب نے اپنی تقریروں میں اس کی جلد سے جلد اشاعت پر زور دیا۔ اور ہر قسم کی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اس پر باوجود اس کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذاتی رائے یہی تھی۔ کہ آج کل سامان طباعت وغیرہ کی گرانی۔ بلکہ نایابی۔ اور ہر فن کے لوگوں کی جنگی کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے ترجمۃ القرآن کے شائع کرنے میں بہت سی دقتیں پیش آئیں گی۔ اور باوجود زمانہ امن کے مقابلہ میں بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے اور بہت زیادہ محنت و مشقت اٹھانے کے طباعت ایسی نہ ہو سکے گی جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ پھر بھی حضور نے احباب جماعت کے جوش اور شوق کے پیش نظر اول یہ اعلان فرمایا۔ کہ اگر دوست پندرہ ہزار روپیہ بطور قرض اس شرط پر مہیا کر دیں۔ کہ ترجمہ کے فروخت ہونے پر اپنی رقوم لیں گے۔ اور جو منافع ہوگا۔ وہ بھی بحصہ رسدی ان کو دیا جائے گا۔ تو قرآن کریم کی طباعت شروع کرا دی جائے گی۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ نے حضور کی توجہ جلد ترجمہ کی طباعت کی طرف پھیری۔ اور حضور نے ایک سب کمیٹی مقرر کر کے اعلان فرمایا۔ کہ سب کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر پریس کے ساتھ تعلق رکھنے والی تمام خط و کتابت کے بارہ میں آخری فیصلہ کر دے اور نظارت بیت المال ایک مہینہ کے اندر اندر ۱۵۔ ہزار روپیہ جمع کرے۔

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ مذکورہ بالا کمیٹی نے ۱۲۔ اپریل کو اپنا اجلاس قصر خلافت میں منعقد کیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور ضروری انتظامات کے متعلق تجاویز مرتب کی گئیں۔ ادھر ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے ترجمۃ القرآن کے اخراجات کے لئے روپیہ طلب کرنے کا اعلان بھی شائع ہو چکا ہے۔ گویا مجلس مشاورت میں احباب نے ترجمۃ القرآن کی اشاعت کی۔ جو خواہش کی تھی اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ سے پوری سرگرمی سے عملی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

جن حالات میں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کی اہمیت کا صحیح طور پر اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ جنہیں طبع و اشاعت کے کام سے کچھ نہ کچھ واقفیت ہے۔ اور جنہیں معلوم ہے۔ کہ آج کل سامان طباعت روپیہ پاس ہونے کے باوجود حاصل کرنا بہت مشکل ہے مگر یہاں تو ابھی روپیہ مہیا کرنے کا مرحلہ باقی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات اور مشکلات کے دوران میں اتنا اہم کام سرانجام دینے کا تہیہ کرنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اولوالعزمی کا ہی صدقہ ہے۔ اور جبکہ یہ مبارک کام خدا تعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت حضور کے ارشاد سے شروع کیا جا رہا ہے۔ تو جہاں اس کے عمدگی کے ساتھ سرانجام پذیر ہونے کا ہمیں یقین ہے۔ وہاں اس بات پر بھی اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کلام الٰہی کی اشاعت کے لئے یہ جدوجہد دینی اور دُنیوی لحاظ سے جماعت کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوگی۔ اور اس تیرہ و تار زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے خطرات کے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ اور روز بروز ہندوستان کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ حقیر سی قربانی اس کے لئے بہت کچھ ڈھال کا کام دے گی۔

پس احباب کرام کو فوری طور پر ۱۵۔ ہزار کی معمولی سی رقم جمع کر دینی چاہیئے۔ وہ جماعت جو ایک ایک لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ایک وقت میں جمع کر کے اپنے امام کے قدموں میں ڈالنے کا فخر حاصل کر چکی ہے۔ اس کے لئے پندرہ ہزار کی رقم جمع کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور جبکہ یہ رقم بطور قرض لی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس کی فوری ضرورت ہے۔ تو پھر چند دن سے زیادہ اس کے پیش کرنے میں نہیں لگنے چاہئیں۔

آج کل دُنیا میں مال و دولت جس طرح تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے مالکوں کے لئے تباہی کا موجب بن رہا ہے۔ اس کا اندازہ ان حالات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مفتوح ممالک میں گزر رہے ہیں۔ اور کون جانتا ہے۔ کہ کل ہندوستان میں کیا حالات پیش آئیں۔ پھر قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ایک معمولی سی رقم بطور قرض طلب کی جائے اور کوئی شخص اس میں حصہ لینے کی استطاعت رکھتا ہوا لیت و لعل کرے۔ تو کس قدر کوتاہ اندیشی ہے۔ احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے مال کو محفوظ کرنے کا اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نفع بخش اور کوئی طریق نہیں۔ انہیں اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ایسی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد طبع ترجمہ قرآن کی مد میں بطور قرض جلد سے جلد بھیج دینی چاہئیں۔ علاوہ ازیں جو دوست ترجمۃ القرآن کے خریدنے کے لئے قیمت بھیجنا چاہیں وہ دس روپے فی کاپی کے حساب سے پیشگی بھیج دیں۔ اس طرح بھی اخراجات طباعت میں کچھ نہ کچھ آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔

## پھر

آرہی ہے کان میں دلکش وہی آواز پھر
چھیڑا ہے نغمہ گرکن نے ازل کا ساز پھر

کس ادا سے ہو رہے ہیں آج ہم آغوش دیکھ
حلقۂ دام نیاز اور پائے مرغ ناز پھر

آپ اپنے آپ سے ملنے لگی ہے کائنات
ہے رگ چقماق سے باہر شرار راز پھر

اک نئی دُنیا کی رکھی جا رہی ہے پھر بناء
اٹھیگا خاکستر انجام سے آغاز پھر

شعلۂ نمرود سے بنتے ہیں لالے کس طرح
اپنی آنکھوں سے تو دیکھے گا وہی اعجاز پھر

یہ مسیحائے زماں کی سانس کی تاثیر ہے
ہو رہا ہے جانفزا تنویر کا انداز پھر

تنویر

## آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب ایجنٹ جنرل چین میں

مندرجہ بالا عنوان سے معاصر "ریاست" دہلی (۱۳ اپریل) نے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے۔

یہ خبر دلچسپی و مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان سابق لا ممبر گورنمنٹ ہند و حال جج فیڈرل کورٹ چین میں گورنمنٹ ہند کے ایجنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں چودھری سر محمد ظفر اللہ خان کئی برس تک گورنمنٹ ہند کے لا ممبر رہے۔ اور اگر وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کے پچھلے تمام ہندوستانی ممبروں کے کیریکٹر۔ ان کی جرأت غریب نوازی صاف بیانی اور وطنیت پر غور کیا جائے۔ تو سر ظفر اللہ شائد سب میں بلند پائے جائیں گے چنانچہ آپ کی غریب نوازی کی کیفیت یہ تھی۔ کہ اگر کوئی ضرورتمند آپ کے پاس آیا اور اس نے یہ کہا۔ کہ چیف کمشنر دہلی کے دفتر میں چپڑاسی کی جگہ خالی ہے۔ تو آپ نے فوراً یا تو چیف کمشنر دہلی کے نام خط لکھ دیا۔ اور یا اس ضرورت مند کو موٹر میں اپنے ساتھ بٹھایا۔ اور چیف کمشنر کی کوٹھی پر لے جا کر چیف کمشنر سے سفارش کر دی۔ آپ کے اسلامی کیریکٹر کا اس سے اندازہ کیجئے۔ ایک بار رمضان کے دنوں میں مسٹر نازش رضوی آپ سے ملے۔ اور نازش صاحب نے افطاری کی دعوت قبول کرنے کے لئے عرض کیا۔ تو آپ اگلے روز شام کو نازش صاحب کے مکان پر پہونچ گئے۔

آپ کی دوست پرستی کے سینکڑوں قصے دہلی میں مشہور ہیں۔ مرحوم ڈاکٹر اقبال کے حقیقی بھتیجے شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج (جو آجکل امرتسر میں ہیں) چودھری صاحب کے گہرے دوستوں میں سے ہیں۔ شیخ صاحب دہلی میں کرشل جج تھے۔ ایک روز سر ظفر اللہ شیخ صاحب سے ملنا چاہتے تھے۔ آپ سیدھے ڈسٹرکٹ کورٹس جا کر شیخ صاحب کے ریٹائرنگ روم میں پہونچے۔ شیخ صاحب سے ملے۔ اتنے میں تمام کچہریوں میں یہ خبر پہونچی۔ کہ لا ممبر گورنمنٹ ہند شیخ اعجاز احمد کی عدالت میں تشریف فرما ہیں۔ تو ڈپٹی کمشنر۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تمام مجسٹریٹ اور جج وہاں پہونچے۔ اور شیخ صاحب نے سب سے تعارف کرایا۔

چودھری صاحب کی اخلاقی جرأت کی حالت یہ تھی۔ کہ انتظامیہ کونسل کی ممبری کے دوران میں نہ تو کبھی آپ نے وائسرائے کی خوشامد کی۔ اور نہ کبھی غلط راستہ دکھایا۔ اور ہمیشہ ہی آپ نے صاف بیانی سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ وائسرائے اور انتظامیہ کونسل کے انگریز ممبر آپ کو ہمیشہ ہی بلند کیریکٹر دوست سمجھتے رہے۔ اور آپ کے مشوروں کو بہت بڑی اہمیت دی جاتی۔

چودھری سر محمد ظفر اللہ خان مذہبی خیالات کے بزرگ ہیں۔ اور آپ کو قادیان کے احمدی فرقہ میں بہت بڑی عزت حاصل ہے۔ مگر آپ کی مذہبیت مسلم لیگیوں کی مذہبیت نہیں۔ کہ غیر مسلموں سے نفرت کرو۔ یا ہندوؤں کو چبا جاؤ۔ آپ صحیح معانی میں قرآن کے احکام پر چلنے والے بزرگوں میں سے ہیں۔ اور آپ کے دل میں سری کرشن اور گورونانک کے لئے بھی عزت و احترام ہے۔ ہر جمعہ کو آپ کی کوٹھی پر گورنمنٹ کے دفاتر کے کئی سو اصحاب جمع ہو کر نماز پڑھا کرتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## سچا فلسفہ وُہ ہے جو خدا نے اپنی کلام میں سکھایا

"تمہیں چاہیئے کہ اس دُنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہوگئے وُہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو۔ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے۔ جو اسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو۔ کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھلائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم روح القدس کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہونچائے جاؤ گے۔ جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے۔ کہ یہی علم ہے۔ جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے۔ اور یقین کے مینار تک پہونچا دیتا ہے۔ وہ جو خود مردار خوار ہے۔ وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا۔ جو وہ خود اندھا ہے۔ وہ کیونکر تمہیں دکھا دیگا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں۔ وہی حکمت کے وارث ہیں۔ جن کو خود تسلی نہیں۔ وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں۔ مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔ پہلے صدق و صفا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۰)

## ضرورت ٹائپسٹ

صیغہ تالیف و تصنیف میں ایک قابل ٹائپسٹ کی ضرورت ہے معقول تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ کوائف و نقول سندات صیغہ ہذا میں فوراً بھیج دیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

## ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور

مولوی محمد یار صاحب عارف بسلسلہ تبلیغ لاہور بھیجے گئے ہیں۔ وہ وہیں قیام رکھیں گے ضلع لاہور کی احمدی جماعتیں امیر جماعت احمدیہ لاہور ۱۲ ٹیمپل روڈ کی معرفت ان سے خط و کتابت کر کے انہیں تبلیغ کے لئے طلب کر سکتی ہیں۔ امید ہے کہ حلقہ لاہور کے احباب ان سے تبلیغی کام میں تعاون فرما کر ممنون فرمائینگے

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## ایک ضروری گزارش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ آپ کی تعلیم سے واقفیت کے لئے ضروری ہے۔ آپ کی تعلیم سے واقف ہوئے بغیر اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس تعلیم پر کاربند ہوئے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نہ ہی وارث بن سکتے ہیں۔ نہ اس کے قہری عذابوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو آج دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ پس میں تمام احباب جماعت سے عموماً اور خدام الاحمدیہ سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحانات میں جو خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہر تین مہینے کے بعد لئے جاتے ہیں۔ شمولیت فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے واقفیت حاصل کریں۔ ہمارا آئندہ امتحان ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش کو ہے۔ نصاب امتحان برکات الدعا اور تجلیات الٰہیہ ہیں۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ

## قہری تجلی

امروز دنیا میں خدائے قہار و جبّار کی قہری تجلی کا ظہور ہے۔ ہزاروں سال کی شبانہ روز کوشش سے آباد کی ہوئی دنیا کا ایک المیہ میں خاتمہ ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ ایک حساس قلب میں سوال اٹھتا ہے کہ آخر یہ کیوں؟ اس کا کافی و شافی جواب حاصل کرنے کے لئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی تجلیات الٰہیہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ جو خدام الاحمدیہ کے ۲۶ شہادت (اپریل) کے امتحان کے نصاب کا جزو ہے۔ حضور علیہ السلام کے ان کلمات کو ذہن میں نقش کرنے کا ایک بہت عمدہ ذریعہ امتحان میں شمولیت ہے۔ پس آپ آئندہ امتحان میں جس میں مذکورہ بالا تصنیف اور برکات الدعا کا امتحان ہوگا ضرور شامل ہوں۔

(دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

# نجات کا قرآنی نظریہ

## "عذابِ جہنم غیر منقطع نہیں"

"طلوعِ اسلام" اور قرآنی نظریۂ نجات

رسالہ "طلوعِ اسلام" کے ایک پرچہ میں نجات کے "قرآنی نظریہ" پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بہشت اور دوزخ پر بحث کی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ اس مضمون میں اسلامی نظریۂ نجات کا ایک پہلو بالکل غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ جنت کی طرح دوزخ کی زندگی بھی دوامی ہے۔ "عذاب جہنم غیر منقطع ہے۔ اور اس میں داخل ہونے والوں کو کبھی نہیں نکالا جائے گا۔ اور یہاں تک دعوے کیا گیا ہے۔ کہ اس کے برعکس قرآن کریم میں کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ کسی کو جہنم میں سزا بھگتنے کے بعد جنت کی طرف منتقل کیا جائے گا۔ . . . . . . بعض حضرات جہنم کو ہسپتال قرار دیتے ہیں۔ جس میں مریض داخل ہوں گے۔ اور شفایاب ہونے کے بعد خارج کر کے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ یہ تصور بھی قرآن کریم کے نظریۂ نجات کو نظر انداز کر دینے سے پیدا ہوتا ہے۔" (طلوعِ اسلام اکتوبر ۴۳ء)

دراصل یہ بھی انہی غلط عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے۔ جن کی اصلاح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ دوزخ کا عذاب جسے لوگ نہ ختم ہونے والا یقین کرتے ہیں۔ درحقیقت ایک وقت پر آکر ختم ہو جائے گا۔ وہ ابدی ہے۔ ان معنوں میں کہ یہ عذاب ایک لمبے عرصہ تک ممتد ہے۔ یہی وہ مدت دراز ہے جس کو قرآن مجید میں انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لیکن یہ عذاب غیر منقطع نہیں۔ ایک وقت آئے گا۔ کہ دوزخ ختم ہو جائے گا۔ اور دوزخ کے کواڑ نسیم کھٹکھٹا رہے گی ؛۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نظریۂ نجات کے متعلق قرآنی فلسفہ سے بیان فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوزخ بھی ایک طرح انسانی ترقی میں ممد ہے۔ اور اُخروی ترقی کا ایک زینہ ہے دوزخ کی حیثیت شفاخانہ کی سی ہے۔ اور دوزخ کا عذاب علاج کے طور پر ہے جو گناہ گاروں کے تمام گندوں۔ اور آلائشوں کو جلا کر ان کو پاک وصاف کر دے گا۔ جس طرح شفاخانہ میں مریض اس وقت تک رکھے جاتے ہیں۔ جب تک کہ انہیں صحت نہ ہو۔ اور صحت ہونے پر ڈسچارج کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دوزخ میں دوزخی اس وقت تک رکھے جائیں گے۔ جب تک کہ ان کو روحانی صحت حاصل نہ ہو جائے۔

بہرکیف دوزخ انسان کو اس قابل بنا دے گا۔ کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو کر اُخروی ترقی کے زینہ پر قدم رکھتے ہوئے لامتناہی ترقیات کی بلندیوں میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے ؛۔

### محدودِ اعمالِ بد کی سزا غیر محدود نہیں ہوسکتی

از رُوئے عقل بھی جب ہم اس مسئلہ پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ محدود زندگی کے محدودِ اعمالِ بد کے نتیجہ میں لامتناہی سزا ملنا ظلم ہے۔ اور سراسر ناانصافی جو ارحم الراحمین کی شان اور اُس کی وسیع رحمت کے بالکل منافی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ بداعمال جن کی وجہ سے عذاب دیا جائے۔ محدود ہوں۔ مگر سزا غیر منقطع اور غیر محدود دی جائے۔ فطرتِ انسانی ایسے خیال کو قبول نہیں کر سکتی۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ پھر اسلام اس عقیدہ کو کیونکر قبول کرے گا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جنت بھی تو محدود اعمال کی ایسی جزا ہے جس کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا۔ محدود نیک اعمال کی جزا غیر محدود ہو سکتی ہے۔ تو محدودِ اعمالِ بد کی سزا غیر محدود کیوں نہیں ہو سکتی؟

تو جواباً عرض ہے۔ کہ یہ بالکل غلط تصوّر ہے۔ کہ جنت محدود نیک اعمال کا بدلہ ہے۔ اگر انسانی اعمال پر ہی مدار ہو۔ تو جنت عطا کرنا تو الگ رہا۔ اس کا دُور سے نظارہ ہی کافی تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جنت خداتعالےٰ کا فضل اور انعام ہے اور انسانی اعمال کے مقابلہ میں بہت بڑھ کر جزا ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (نور ع ۵) تا اللہ انہیں ان کا بہترین بدلہ دے۔ جو کہ وہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ دے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے۔ بغیر حساب کے دیتا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ جنت صرف انسانی اعمال پر ہی منحصر نہیں۔ بلکہ خداتعالےٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا۔ کہ آپ تو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں عائشہ میں بھی محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی جنت میں داخل ہوں گا۔

پس محدود نیک اعمال کے عوض میں غیر منقطع جنت نہیں ملے گی۔ بلکہ نیک اعمال اللہ تعالےٰ کے فضل کے جاذب ہوں گے کیونکہ جنت فضل۔ انعام بخشش اور عطا ہے۔ اور خدائے رحیم کی بے پایاں رحمت کا نمونہ۔ اور یہ کون نہیں جانتا۔ کہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ اجر دینا ظلم نہیں۔ بلکہ رحم ہوتا ہے۔ جرم سے زیادہ سزا دینا ظلم ہے۔ پس محدود نیک اعمال کے نتیجہ میں غیر محدود اجر انعام۔ اور فضل ہے۔ لیکن محدود بداعمالی کے نتیجہ میں غیر محدود سزا اور لاانتہاء عذاب ظلم اور ناانصافی ہے۔ بلکہ ظالمانہ انتقام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے انتقام سے پاک ہے ؛۔

پھر خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفا (سورہ نساء ع ۵) انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔ اس صورت میں ہونا تو یہ چاہیئے۔ کہ کمزور انسان سے کچھ رعایت کی جائے۔ لیکن تبلایا یہ جاتا ہے۔ کہ گناہ گار انسانوں کو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے عذاب میں ڈال دے گا۔ دوزخی دوزخ میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور خداتعالےٰ کی صفات رحم وعفو کبھی جوش زن نہ ہوں گی۔ بلکہ معطل ہو جائیں گی۔ ایسا خیال قرآنی نظریۂ نجات کو گوارا نہیں بے شک دیگر مذاہب اس نظریہ کے قائل ہیں۔ لیکن اسلامی نظریۂ نجات میں اس خیال کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقلی اور نقلی رنگ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے۔ کہ "دوزخ کا عذاب غیر منقطع نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اور ہر ایک کو اس کے گناہوں کے مطابق ملے گا۔

عبد القادر از لائل پور

## مولوی محمد علی صاحب کے لئے روپوؤں کی بارش

بیں ــ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلۂ عالیہ احمدیہ۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہی کے ہمراہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو میں خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اب تو جناب مولوی محمد علی صاحب کے لئے روپیوں کی بارش برس رہی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ جس روپیہ کی خاطر انہوں نے مرکز احمدیت سے مونہہ موڑ کر غیروں کی طرف رُخ کیا تھا۔ اب اس کو لینے سے انکاری ہیں۔ جو عقائد وہ دُنیا میں ظاہر کرتے ہیں۔ اگر دل میں بھی ان کے وہی عقیدے ہیں۔ تو حلف اٹھانے میں کیوں گریز کرتے ہیں۔ حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب نے فرمایا۔ یہ ان کے لئے روپیہ نہیں۔ بلکہ زہر کی گولیاں ہیں جو حلف اٹھاتے ہی ان کے لئے خطرناک ثابت ہوں گی۔ اس لئے وہ حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں ؛۔ خاکسار محمد یوسف۔ از پشاور ؛۔

# چودھری نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ

## یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
## ہم محوِ جرس نالۂ کارواں رہے

چودہری نظام الدین صاحب (والد محترم چودہری فتح محمد صاحب سیال) کی وفات کی خبر میرے لئے ایک صدمہ کا موجب ہوئی۔ اس لئے کہ چودہری صاحب مرحوم سے میرے تعلقات ۱۸۹۳ء سے تھے۔ جبکہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی تھی۔ وہ اپنے پورے شباب میں تھے۔ اور میں منزل شباب کے دروازہ پر تھا۔ یہ قریباً پچاس سال کا زمانہ ہے۔ اس عرصہ میں ان تعلقات میں محبت و اخوت کا رنگ کامل طور پر چمک اٹھا۔ میں ۱۸۹۳ء میں رکھانوالہ میں ضلعداری نہر کا کام سیکھنے کے لئے بنظاہر گیا تھا۔ خان بہادر سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاونین اور مجھے کہنے دیا جائے کہ فدائیوں میں تھے۔ اور وہی میرے وہاں جانے کے محرک تھے۔ کہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری تنگ کیا کرتے تھے۔ میں اپنی بے بضاعتی کے باوجود قصور کی مخالف جماعت (جس کے سرگروہ مولوی صاحب موصوف تھے) سے مقابلہ کیا کرتا تھا۔ انہیں ایام میں مرحوم حضرت مرزا افضل بیگ صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب وکیل سے تعلقات بڑھے۔ جناب مرزا افضل بیگ صاحب تو سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ مگر مولوی عبد القادر صاحب کو یہ سعادت نہ ملی۔ تاہم انہوں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی کچھ نہیں کہا۔ اس سلسلہ قیام رکھانوالہ میں چودہری نظام الدین صاحب سے تعلقات کی ابتدا ہوئی۔ اور اس پچاس سال کے لمبے عرصہ میں مَیں نے ان کو دیکھا۔ کہ وہ ایک مستقیم الاحوال بزرگ ہیں۔ غزنوی جماعت سے بھی ابتدائً ان کے تعلقات بوجہ اہلحدیث ہونے کے تھے۔ اور وہ مرحوم حضرت مولوی عبد اللہ صاحب کے متعلق حسن ظن رکھتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عقیدت جب شروع ہوئی تو وہ سب محبتوں پر غالب آ گئی۔ انہی ایام میں ایک غزنوی صاحب جوڑہ آئے۔ اور انہوں نے حضرت اقدس کے خلاف کچھ کہنا چاہا۔ چودھری نظام الدین صاحب نے اس کو نہایت سختی سے روک دیا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ میں تمہارے باپ کی وجہ سے تم سے درگزر کرتا ہوں۔ ورنہ تم کو ابھی سبق مل جاتا۔ میں نے یہ مفہوم اس لمبے واقعہ کا لکھا ہے۔ اور مقصد اس کے یہ ہے۔ کہ وہ بیعت کے قبل بھی ایک عام عقیدت کے آغاز میں اس قدر غیور تھے۔ کہ حضرت اقدس کے خلاف کچھ سن نہ سکتے تھے۔ ان ایام میں وہ کثرت سے رکھانوالہ آتے۔ اور حضرت اقدس کے اشتہارات اور تصنیفات کو سنتے۔ اور تصدیق کرتے۔ چونکہ اپنے علاقہ میں وہ ایک باا ثر اور دلیر معزز رئیس تھے۔ اس لئے کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ ان کے سامنے سلسلہ کی مخالفت کرے۔ اس عہد جوانی میں باوجود زمیندار ہونے کے مَیں نے ان کو منہیات شرعیہ سے ہمیشہ مجتنب پایا۔ ان کی طبیعت میں خشونت تھی۔ شائد یہ لفظ ثقیل ہو۔ مگر میں نے اس کو واقعات کی صورت میں لکھا ہے۔ لیکن جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ حالت اسلام میں صحیح مقام حاصل کر چکا تھا چودہری نظام الدین صاحب کی خشونت غیرت دینی کے رنگ میں رنگین ہو گئی۔ وہ بہت صاف دل اور صاف گو تھے۔ دلیری اور جرأت قابل تقلید تھی حق کہنے میں وہ کسی کی پروا نہ کرتے تھے۔ ان ایام میں باوجودیکہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی تھی۔ مگر حضرت اقدس کی تحریکات چندہ میں حصہ لیتے تھے۔ اور اشتہارات اور کتابوں کی اشاعت اور تبلیغ میں سرگرمی کا عملی اظہار کرتے تھے۔

چودھری فتح محمد صاحب کو جب قادیان مدرسہ میں داخل کیا۔ تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ شیخ صاحب میں نے فتح محمد کو یہاں اس واسطے داخل کیا ہے۔ کہ ہم زمیندار لوگ ہیں۔ بچے جوان ہو جاتے ہیں تو اپنے کاروبار میں لگانا ہم کو عزیز ہوتا ہے۔ میں نے اس کو یہاں بھیج دیا ہے۔ کہ ہم تو اپنے زمینداری دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ فتح محمد جوان ہو کر کوئی دین کا کام کرے۔ ورنہ ہمارے پاس قصور میں کیا سکول نہیں۔ اس سے ان کی مخلصانہ نیت کا پتہ لگتا ہے۔ انہوں نے اپنے دل میں چودہری فتح محمد صاحب کو بچپن میں وقف کر دیا تھا۔ اور ان کے صدق نیت اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔ کہ آخر فتح محمد سلسلہ کا ایک خادم سپاہی بن گیا۔

چودہری فتح محمد صاحب کی شادی کی تجویز جب مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہاجرہ مرحومہ سے ہوئی۔ چودھری صاحب مرحوم قادیان آئے۔ ان کا معمول تھا۔ کہ وہ قادیان آتے۔ تو مجھے ضرور ملنے کے لئے آتے۔ اور تمام ضروری باتیں اپنے معاملات کی بھی کرتے وہ اس طرح پر عہد اخوت و مودت کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کرتے تھے۔ غرض میرے پاس آئے۔ اور اس واقعہ کا ذکر کر کے کہنے لگے۔ کہ مَیں نے تو احمدی ہو کر اپنا ارادہ ختم کر دیا ہے۔ اب جو منشاء یہاں کا ہوتا ہے۔ وہی میرا ہوتا ہے۔ اس معاملہ میں میری رائے کا دخل ہی نہیں۔ اور مَیں خوش ہوں کہ فتح محمد کے لئے جو میں نے ارادہ کیا تھا۔ خدا اسے پورا کر رہا ہے۔ ایسا ہی جب چودہری صاحب کو ولائت بھیجا گیا۔ تو وہ آئے اور مفتی صاحب مرحوم کے حجرہ میں ہی مقیم تھے۔ فرمایا کہ میری ایسی قسمت کہاں تھی۔ کہ میرا بیٹا دین کی خدمت کے لئے لنڈن جائے۔ یہ تو خدا کا محض فضل ہے۔

غرض باوجود ایک زمیندار ہونے کے فہیم دقیق رکھتے تھے۔ اور سلسلہ کے لئے ان کے دل میں ہر قسم کی قربانی کا جذبہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہلبیت کے ساتھ انہیں فدایانہ محبت تھی۔ ان کی فطرت اور طبیعت اور ذوق کی شان میں چودہری عبد اللہ خان صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ان کو کامل صحت و قوت بخشے آمین) دانا زید کا میں پاتا ہوں۔ وہ ایک زمیندار ہیں اور سلسلہ کے لئے غیرت جوش حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت سے محبت و عشق کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا وہ شاندار نمونہ ہیں چودھری عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت بہت رسا ہے۔ وہ باریک سے باریک مسائل کو نہایت عمدگی اور سادگی سے بیان کرتے ہیں۔ یہی حال چودھری نظام الدین صاحب کا تھا۔ ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر میں فی الحال اسی پر اکتفا کر کے حق اخوت کو ادا کرتا ہوں۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فدائی صحابی تھے۔ (خاکسار عرفانی)

## تحریک جدید کا مرکزی تبلیغی فنڈ اور اسکی قسط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ کہ تحریک جدید کو ۳۱ ر مئی تک قسط اس فنڈ کی ادا کرنی پڑتی ہے۔ جس کا نام "تحریک جدید کا مرکزی تبلیغی فنڈ" ہے۔ اس مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط اگر وقت پر ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سیکڑا جرمانہ دینا پڑتا ہے۔

تحریک جدید سال ہشتم کا وعدہ کرتے وقت بہت سے دوست ہیں جنہوں نے ۳۱ ر مئی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ ر مئی تک ادا کرنے کا لکھوایا۔ اور ان میں سے ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ادا کر چکا ہے۔ مگر بہت سے دوست ہیں۔ جو ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں۔ تا ۳۱ ر مئی سے قبل ادا کر لیں۔ ایک حصہ وہ ہے جس کا وعدہ جون یا جولائی کا ہے۔ پس وہ احباب جن کا وعدہ جون یا جولائی یا اس کے بعد کا ہے۔ وہ ابھی سے یہ کوشش کریں کہ ۳۱ مئی تک ادا کر سکیں۔ تا "تبلیغ فنڈ" کی قسط کے ادا کرنے میں کوئی روک نہ ہو۔

چونکہ ۳۱ ر مئی تک ادا کرنے والے سابقون میں ہیں۔ اور مئی میں سال ہشتم کے چھ ماہ بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ پس سابقون میں شامل ہونے کے لئے تحریک جدید کے ہر مجاہد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ ر مئی کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

# ایک نہایت ضروری اظہار

۵ اپریل ۴۳ء کے الفضل کے پہلے صفحہ پر ایڈیٹوریل نوٹ پڑھ کر جس میں سید عبدالمجید صاحب کے اس خط کا ذکر تھا جس میں انہوں نے ایڈیٹر پیغام صلح لاہور کو لکھا۔ کہ "بیان القرآن شیطان کے الفاظ لکھ کر الفضل نے سوقیانہ پن کے اظہار میں کمال کر دیا" مجھ کو بیحد رنج ہوا۔ چنانچہ میں نے اس کے متعلق ایک رقعہ سید صاحب کو لکھا۔ کہ ان کو ایسے الفاظ لکھنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی"۔ مگر میرا آدمی رقعہ واپس لے آیا۔ کہ سید صاحب سو رہے تھے۔ اس کے بعد میں نے اپنے پرچہ الفضل پر تین جگہ سرخ پنسل سے نشان لگا کر بھیجا۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ بغیر الفضل پڑھنے کے قلم برداشتہ پیغام صلح کو خط لکھنے میں جلدی کیوں کی گئی۔ حالانکہ ان سے ایک سمجھدار ہونے کی حیثیت میں ایسی توقع نہ تھی اور یہ کہ پیغام صلح ان کے پاس آتا ہے۔ انہوں نے اخبار مذکور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں نعوذ باللہ یزیدیت کے الفاظ استعمال کئے ہوئے پڑھ کر پیغام صلح کو سوقیانہ پن وغیرہ کے الفاظ کیوں نہ لکھے جس پر افسوس صد افسوس ہے۔ سید صاحب نے میرے اخبار پر ہی بطور جواب چند الفاظ تحریر کر کے میرے پاس اخبار واپس کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کو رویا مندرجہ الفضل کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے ایک چٹھی لکھ دی تھی۔ جس میں معاملہ صاف کر دیا تھا۔ نیز ظاہر کیا۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً پیغام صلح کو بھی بعض ناواجب باتوں کی نسبت لکھتے رہے ہیں۔ لیکن وہ خطوط پیغام صلح نے شائع نہیں کئے۔

میرے اخبار پر سید صاحب کے جواب لکھنے کے بعد ہی اخویم شیخ محمد احمد صاحب نے بھی اپنا اخبار سید صاحب کے پاس بھیجا۔ چنانچہ اس پر بھی انہوں نے مذکورہ بالا جواب ہی لکھا۔ نیز یزید کا لفظ استعمال کرنے کے متعلق لکھا کہ "یہ نہایت شرمناک اور بیہودہ انداز ہے۔ کوئی شریف انسان اسے پسند نہ کرے گا"۔ یہاں تک تو سید صاحب کے جواب کا تعلق ہے اس کے علاوہ زیادہ تر قلق ہم کو یہ ہوا۔ کہ سید عبدالمجید صاحب کے پتہ میں کپورتھلہ کا نام درج اخبار تھا۔ اور کپورتھلہ کی طرف غلط فہمی سے اس بات کا منسوب ہونا اس وجہ سے کہ جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ سے مخلصانہ تعلق رکھنے والے انشراح صدر اور صدق دل سے حضورؑ کے دعویٰ پر ایمان لانے والے اور آخیر دم تک استقلال سے قائم رہنے والی عظیم الشان ہستیاں پیدا ہوئیں۔ قابل برداشت نہیں۔ ان مخلصین میں میرے والد حضرت میاں محمد خاں صاحب مرحوم رضؓ۔ حضرت منشی روڑا صاحب مرحوم رضؓ۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم رضؓ۔ اولین میں سے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کو حقیقی خادمانہ تعلق کا ایسا شرف حاصل ہوا۔ کہ اس کے متعلق نہ صرف ہم موجودہ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے افراد بلکہ آنے والی نسلیں در نسلیں بجا طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پروانوں کے متعلق تا قیامت فخر کرتی رہیں گی۔ مثلاً حضرت والد صاحب مرحوم رضؓ کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۳۲۵ پر جو فرمایا ہے۔ اس میں سے یہ چند الفاظ قابل غور ہیں:-

"جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت و نیک ظن ہے۔ میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں۔ کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو۔ بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے نہ بڑھ جائے"

اللہ اکبر! خدا کے رسول کے قلم مبارک سے کس درجے حقیقی باطنی تعلق کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ انہیں بزرگان کے حقیقی تعلق کا نتیجہ تھا۔ کہ کپورتھلہ کی چھوٹی سی بستی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین مرتبہ تشریف لائے۔ ان حالات میں یہ کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کپورتھلہ سے ایسا خط تحریر کئے جانے کا ذکر ہو۔ جس میں بلا تحقیق اصلیت ہمارے سلسلہ احمدیہ کے معزز ارکان کے متعلق ایسے مکروہ الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔ میرے ساتھ مسجد احمدیہ میں اور دوستوں سے اس خط کا ذکر آیا۔ تو سب نے اظہار ملال کیا۔ چنانچہ ایک دوست نے سید صاحب کے ایک اور اسی قسم کے پرائیویٹ خط کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے ایک دوست ساکنہ موضع مسانیاں کو لکھا تھا جس کے متعلق اس وقت یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال سید صاحب (جو میرے ہمنام ہیں) نے جو جواب تحریر فرمایا ہے وہ معقول اور تسلی بخش نہیں ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کہ سید صاحب کی ہمارے ساتھ نشست و برخاست ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ پیغام صلح پڑھنے کے بعد "الفضل" منگوا کر دیکھ لیتے۔ پھر جو مناسب سمجھتے تحریر فرماتے لیکن اب امید ہے کہ آئندہ سید صاحب محتاط رہیں گے۔ اور اگر اپنی کسی رائے یا خیال کا اظہار کرنا ضروری خیال کریں۔ تو ہمارے اخبارات اور لاہوری پارٹی کے اخبارات کا بغور مطالعہ فرما کر تحریر فرما سکتے ہیں۔ اور یہی راستی کا طریق ہے۔

خاکسار عبدالمجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ریٹائرڈ)
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کپورتھلہ

# پٹیالہ میں کامیاب جلسہ اور غیر مبایعین سے تبادلہ خیالات

میری اور مولوی محمد یار صاحب عارف کی حیدرآباد دکن کے دورہ سے واپسی پر جماعت احمدیہ پٹیالہ نے حکومت کی اجازت سے مورخہ ۲۳ و ۲۴ مارچ کو جلسہ کا انتظام کیا۔ پہلے دن مولوی محمد یار صاحب عارف نے "اتحاد و امن عالم کے صحیح ذرائع کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ان ذرائع کو پیش کیا۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم اسلامی سے مستنبط فرما کر پیغام صلح میں پیش فرمایا ہے۔ اسی دن خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا صحیح مفہوم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور قرآن مجید کی آیات اور بزرگان دین کے اقوال سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امتی نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ تقریر کے آخر میں ایک غیر احمدی مولوی نے بعض سوالات کئے۔ جن کے خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ جلسہ میں ہندو مسلم سکھ عیسائی میں سے ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شامل تھے۔

دوسرے دن کے جلسہ میں پبلک نے پہلے سے زیادہ دلچسپی سے شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں میری تقریر "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک توحید باریتعالےٰ کی حقیقت" کے موضوع پر ہوئی۔ اس تقریر کے ذیل میں حسب خواہش جماعت پٹیالہ حیات مسیح کے عقیدہ منجر الی الشرک ثابت کر کے وفات مسیح کے ثبوت میں قرآن مجید سے متعدد دلائل پیش کئے گئے۔ اس دن مولوی محمد یار صاحب عارف نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں زمانہ حاضرہ کے متعلق" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ علامات اور ان کے پورا ہونے کا بالوضاحت ذکر کیا۔ جلسہ ہر دو دن خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

پٹیالہ میں ماسٹر صادق علی صاحب اور میاں محمد حسین صاحب غیر مبایعین تبادلہ خیالات کے لئے تشریف لائے۔ جن سے میں نے کئی گھنٹے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ختم نبوت کے مفہوم اور مسئلہ کفر و اسلام پر گفتگو کی۔ ماسٹر صاحب تو کج بحثی کا طریق اختیار کر لیتے رہے۔ اور اپنے سوالات کا مسکت و شافی جواب مل جانے پر ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرتے رہے۔ مگر میاں محمد حسین صاحب اپنے سوالات کے جوابات حاصل کر کے حیران ہوئے۔ ماسٹر صادق علی صاحب کو اپنی معلومات کے متعلق بڑا گمان تھا۔ مگر اسی مجلس میں ایک ہندو دوست بھی موجود تھے۔ جنہوں نے ماسٹر صاحب کے سامنے ان کے لاجواب رہنے کا اظہار کیا۔

قاضی محمد نذیر مبلغ سلسلہ احمدیہ

# مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم اُن کی خدمت میں یکم مئی کو وی۔ پی ارسال کر دیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار منیجر

97 - عبدالعظیم صاحب
145 - ایم۔ ایم کریم بخش صاحب
161 - پیر حاجی احمد سعید صاحب
177 - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
213 - بابو محمد عثمان صاحب
255 - منشی عنایت علی خانصاحب
362 - بابو عبد الغفور صاحب
407 - سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
482 - ملک عبدالعزیز صاحب
479 - مولوی عبدالحق صاحب
620 - غلام محی الدین خانصاحب
870 - مولوی نیاز محمد صاحب
979 - خوشی محمد صاحب
1165 - حاجی عبدالقدوس صاحب
1515 - سید حبیب اللہ شاہ صاحب
1817 - بابو الٰہ بخش صاحب
2044 - فیض محمد صاحب
2045 - ایم محمد عظیم صاحب
2474 - میر کلیم اللہ صاحب
2665 - بابو محمد شفیع صاحب
2854 - قاضی محمد حنیف صاحب
2941 - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
3170 - میاں غلام حسین صاحب
3583 - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
3735 - بابو اللہ جوایا صاحب
3890 - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
4123 - چودہری نظام الدین صاحب
4829 - محمد حسین صاحب
5214 - بابو اعراف اللہ صاحب
5617 - عبدالمجید خانصاحب
5865 محمد مدد علی صاحب

6186 - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
6321 - بابو محمد عالم صاحب
6511 - ایم غلام مصطفےٰ صاحب
6767 - بابو احمد اللہ خانصاحب
7150 - چودہری عنایت اللہ صاحب
7183 - کریم بخش صاحب
7217 - محمد عبدالسمیع صاحب
7542 - بابو عبدالحمید صاحب
7840 - پیر عبدالعلی صاحب
7950 - احمد حسین سعید صاحب
8049 - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
8075 - رشید احمد صاحب
8175 - ڈاکٹر ایم کریم الدین صاحب
8229 - چوہدری غلام حسین صاحب
8439 - عبدالعزیز صاحب
8642 - محمد حسین صاحب
8780 - شیخ محمد بخش صاحب
8834 - بابو محمد ابراہیم صاحب
8881 - چوہدری غلام محمد صاحب
9092 - ایم۔ اے جلیل نقی صاحب
9123 - محمد حسین خانصاحب
9124 - بابو عنایت الٰہی صاحب
9170 - خادم علی صاحب
9226 - حاجی محمد صاحب
9247 - بابو عطاء اللہ صاحب
9319 - شیخ محمد محسن صاحب
9332 - امام الدین گلاب دین صاحب
9351 - بابو شکر الٰہی صاحب
9386 - مولوی اے۔ آر۔ ایچ جلیل الرحمٰن صاحب
9443 - محمد صاحب حکیم

9459 - محمد عیسےٰ صاحب
9460 - بشیر احمد صاحب
9605 - محمد علی صاحب
9669 - چوہدری فتح خانصاحب
9687 - ایم۔ ایچ محمد حسین صاحب
9808 - پریذیڈنٹ صاحب
9020 - محمد الدین صاحب
9856 - رشید احمد خانصاحب
9954 - منشی برکت علی صاحب
9964 - آئی۔ اے حکیم صاحب
10034 - حبیب اللہ خانصاحب
10042 - صدیق احمد خانصاحب
10099 - چوہدری سید علی صاحب
10122 - محمد افضل صاحب
10075 - ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
10178 - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
10193 - ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
10251 - چوہدری رحمت علی صاحب
10274 - شیخ عظیم الدین صاحب
10282 - کمال احمد صاحب
10311 - شیخ نواب الدین صاحب
10320 - عبدالواحد خانصاحب
10325 - ڈاکٹر لال الدین صاحب
10351 - صوفی ایم بشیر احمد صاحب
10376 - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
10497 - میر عبدالسلام صاحب
10515 - ایم محمد عبدالحفیظ صاحب
10582 - چوہدری احمد مختار صاحب
10591 - ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
10692 - ایس۔ ایم حسن صاحب
10778 - بابو ولی محمد صاحب

10796 - میاں غلام رسول صاحب
10807 - منشی دانشمند صاحب
10823 - بشیر احمد صاحب
10888 - بابو رحمت اللہ صاحب
10917 - ماسٹر نواب الدین صاحب
10920 - میر حمید اللہ صاحب
10937 - سیکرٹری انجمن احمدیہ کنانور
10943 - بی۔ اے چغتائی صاحب
11055 - چوہدری غلام محمد صاحب
11187 - سید لال شاہ صاحب
11272 - چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب
11289 - محمد اعظم معین الدین صاحب
11507 - محمد سرور دان صاحب
11512 - سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
11519 - نذیر احمد صاحب
11579 - محمد بخش صاحب
11641 - فوٹو سروس کمپنی
11698 - محمد بخش صاحب
11704 - میاں اللہ دتہ صاحب
11777 - مرزا رمضان علی صاحب
11810 - محمد جمشید صاحب
11857 - میاں محمد حسین صاحب

11868 - میر امان اللہ صاحب
11888 - ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو
12072 - جے۔ ایس راٹھر
12075 - خان زادہ امیر اللہ صاحب
12139 - سید بشیر احمد صاحب
12204 - بابو قاسم الدین صاحب
12206 - خواجہ محمد عثمان صاحب
12255 - میاں محمد شفیع صاحب
12293 - حکیم محمد یعقوب صاحب
12300 - چوہدری اللہ دتہ صاحب
12300 - بابو گلاب خانصاحب
12323 - محمد عبدالعزیز صاحب
12369 - ملک عطاء اللہ صاحب
12370 - صفیہ بیگم صاحبہ
12386 میاں عبدالعزیز صاحب
12404 - ملک خدا بخش صاحب
12466 - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
12529 - چوہدری جان محمد صاحب
12550 - عبدالحق صاحب
12590 - محمد الدین صاحب
12604 - چوہدری حمید اللہ صاحب

12623 - بابو محمد شریف صاحب
12629 - شیخ محمد احمد صاحب
12688 - محمد شفیع صاحب
12708 - محمد علی صاحب
12726 - شیخ عبدالحمید صاحب
12746 - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
12753 - حکیم محمد جمیل صاحب
12781 - خواجہ محمد صدیق صاحب
12822 - حافظ مبین الحق صاحب
12831 - میر احسان اللہ صاحب
12839 - غلام محمد صاحب
12848 - شیخ ظہور الدین صاحب
12854 - بابو برکت اللہ صاحب
12881 - ڈاکٹر معراج الدین صاحب
12889 - چوہدری چھجو خانصاحب
13016 - قریشی عبدالمجید صاحب
14083 - ایس عبدالحی صاحب
14096 - شیخ محمد ابراہیم صاحب
14117 - غلام احمد صاحب
14129 - چوہدری محمود احمد صاحب
14195 - عبدالحق صاحب

## نہایت ضروری اعلان

ہم نے حسب اعلانات سابقہ اُن احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ۸۔ اپریل تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ اُمید ہے۔ کوئی دوست یہ گوارا نہ فرمائیں گے۔ کہ ان کی عدم توجہی سے وی۔ پی واپس ہو کر دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

منیجر "الفضل"

۱۴۲۰۱ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم احمد صاحب
۱۴۳۰۶ - چودہری ناصر علی صاحب
۱۴۳۲۵ - مسٹر حنیف الحق صاحب
۱۴۳۳۲ - سید محمد عبد الہادی صاحب
۱۴۴۶۶ - چودھری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۴۴۹۴ - عبد العزیز صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۳۳ - محمد حسین صاحب
۱۴۵۴۱ - عبد الکریم صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - منشی برکت اللہ صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس۔ ایم زکریہ
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۰۱ - حکیم عبد الصمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبد السلام صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خاں صاحب
۱۴۶۶۷ - میاں غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۴ - راجہ محمد احمد صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۹۸ - چودہری فضل الہی صاحب

۱۴۶۹۹ - حاجی اللہ بخش صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۳۹ - چودہری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب سگر
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب

۱۴۷۶۲ - ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ - حافظ نور الہی صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبد اللہ صاحب

۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۵۳ - فرینڈز اینڈ کو
۱۴۸۷۶ - عبد الحمید صاحب
۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ خانصاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب

۱۴۹۷۰ - ڈاکٹر فتح الدین صاحب
۱۴۹۷۶ - ملک نبی محمد صاحب
۱۴۹۷۹ - چوہدری الہ الدین صاحب
۱۴۹۸۴ - عبد الکریم صاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب

۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ - بہل صاحب
۱۵۰۳۷ - بابو محمد شریف صاحب

تصحیح — "الفضل" مورخہ ۱۱ اپریل میں "ایک عمدہ مضبوط مکان" کے عنوان سے اشتہار میں برآمدہ کی پیمائش ۱۰×۱۴½ چھپی ہے۔ ۱۰×۱۰½ چاہیئے —

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**کٹک - ۱۲/ اپریل** - اڑیسہ گورنمنٹ نے صوبہ کے ساحلی علاقہ میں جنگی تیاریوں کے متعلق اپنی تجاویز کے بارے میں ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کو برما اور مشرق بعید کے دوسرے حصوں میں جو اہم کامیابیاں ہوئی ہیں۔ ان کے پیشِ نظر اس بات کا خطرہ ہے کہ دشمن ہندوستان کے ساحل پر اپنی فوجوں کو اتارنے کی کوشش کرے گا۔ ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا ہے کہ دشمن کی فوجوں کے اترنے کے امکانات کا مقابلہ کرنے کی تیاری کی جائے۔

اعلان میں لکھا ہے کہ دشمن کی ایسی کوشش کا پورے طور پر مقابلہ کیا جائے گا۔ اور ہماری مسلح فوجوں کو پورا اعتماد ہے کہ وہ نہ صرف دشمن کا حملہ روک دینگی بلکہ اسے بالکل ناکام بنا دینگی۔ مشرق بعید کے دوسرے حصوں میں جنگ کے تجربہ سے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ دشمن نے سول آبادی کے سائیکلوں کا کافی فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لئے یہہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس بات کا انتظام کر لیا جائے۔ کہ اگر اس کی فوجیں کنارے پر اتریں۔ تو انہیں اس قسم کی سہولیات نہ مل سکیں چنانچہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام سائیکل موٹر سائیکل محفوظ مقامات کو پہنچا دیئے جائیں یا انہیں ناکارہ بنا دیا جائے۔

**مدراس - ۱۲/ اپریل** - حکومت مدراس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں غیر ضروری باشندوں کو آئندہ چند روز کے اندر شہر سے نکل جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اعلان میں درج ہے کہ گورنمنٹ کے پاس یہہ باور کرنے کے لئے وجوہ ہیں کہ اب مدراس کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ان تمام لوگوں کو جنہیں شہر میں کوئی ضروری کام نہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ آئندہ چند روز کے اندر شہر سے نکل جائیں۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - برما کی جنگ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ ایراوادی کے محاذ پر اس وقت جنگ تیل کے چشموں کے گرد و نواح میں لڑی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چار دن میں جاپانیوں نے ۴۰ میل پیشقدمی کی۔ اس وقت وہ ماگوے کے مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ یہ شہر پروم سے ایک سو میل شمال میں واقع ہے فوجی حلقوں میں ماگوے کو زیادہ اہمیت اسلئے دی جا رہی ہے کہ یہاں سے صرف ۲۰ بیس میل دکن میں برما کے تیل کا بڑا چشمہ واقع ہے۔ جس مقام پر یہ چشمہ ہے۔ اس کا نام ییمام گوانگ ہے۔

**ماسکو - ۱۲/ اپریل** - سوویٹ یونین کے صدر ایم لینن نے اخبار "ازویسٹا" میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ سردیوں میں سخت بمباری کی وجہ سے ۲ دو اور ۳ تین لاکھ کے درمیان جرمن سپاہی ناکارہ ہو گئے۔

**کراچی - ۱۲/ اپریل** - آج شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ اب ہندوستانیوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم ابتداء نہیں کریں گے۔ بلکہ یہ ہندوستانیوں کا اپنا فرض ہوگا۔ کہ وہ خود کوئی ایسا آئین بنائیں۔ جو سب پارٹیوں اور جماعتوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔

**کراچی - ۱۲/ اپریل** - سر سٹیفورڈ کرپس اپنی پارٹی کے ہمراہ لنڈن جانے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سے آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ کل روانہ ہوں گے۔

**واشنگٹن - ۱۲/ اپریل** - بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے ایک تباہ کن جہاز ایک بڑے ٹرانسپورٹ جہاز، ایک آبدوز کا پیچھا کرنے والے جہاز اور ایک تجارتی جہاز کو غرق کر دیا گیا ہے۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - جرمن ہوائی فوج نے آج مالٹا پر ۲ دو بڑے حملے کئے۔ جرمن جہازوں نے مختلف حصوں سے قطاروں میں ہوائی اڈے پر بمباری کی اور مشین گنوں سے گولیاں بھی چلائی گئیں۔ پہلا حملہ دوپہر کے وقت ہوا۔ اور دوسرا رات کے پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

**ماسکو - ۱۲/ اپریل** - روس کے ایک ضمنی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے ماسکو اور کالینن کے محاذ پر جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر شدید تصادم ہوا۔ جرمنوں کو مکمل طور پر پسپا کر دیا گیا۔ کالینن کے محاذ پر بھی وہ پسپا ہو گئے۔

**برلن - ۱۲/ اپریل** - جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ پروفیسر فیلاف نے بلغاریہ کی نئی وزارت بنالی ہے اور وزیر خارجہ - وزیر جنگ اور دوسرے تین وزیروں کی جگہ جو مستعفی ہو گئے تھے۔ نئے وزیر مقرر کر دیئے ہیں۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - محکمہ بحر نے یہہ اندازہ لگایا ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں برطانیہ کے محکمہ بحر پر ۳۸۴۱۶۳۰۰۰ پونڈ خرچ کئے گئے۔

**نیویارک - ۱۱/ اپریل** - واشنگٹن اور لنڈن سے آمدہ اس امر کی اطلاعات کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ مسٹر ہیری ہوپکنز اور جنرل مارشل یہ معلوم کرنے کے لئے لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ کہ اس موسم گرما میں یورپ پر حملہ کرنے کے سوال کے متعلق برطانیہ کا رویہ کیا ہے۔ "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار واشنگٹن سے لکھتا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے بعض اخبارات اور ان کے ناظرین اس نتیجہ پر پہنچنے میں حق بجانب ہیں کہ امریکہ اس مقصد کے لئے کوئی مہماتی فوج بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ اگر برطانیہ نے یورپ پر حملہ کرنا منظور کر لیا۔ تو وہ اس امر کی گارنٹی مانگے گا۔ کہ اسے بحری اور دیگر قسم کی مزید امداد دی جائے۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - رائیٹر کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے کہ فی الحال اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ ایسٹر کی تعطیلات کے بعد پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندوستان کا مسئلہ زیر بحث لایا جائے۔ لنڈن میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ بہتر ہے کہ اس قسم کی بحث سے پہلے سر سٹیفورڈ کرپس کی واپسی کا انتظار کیا جائے۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - لیبر منسٹر مسٹر بول نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عنقریب پانسہ پلٹنے والا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ پانسہ کب اور کیسے پلٹے گا۔ لیکن ہم بہت جلد حفاظتی اقدام کرنے کے بجائے حملے کرنے شروع کر دیں گے۔ آئندہ چھ ماہ نہایت اہم ہیں۔ ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ ہمیں زیادہ آزمائشوں میں سے گزرنا پڑیگا۔

**لنڈن - ۱۲/ اپریل** - آج ایم لاول نے مارشل پیٹان اور امیر البحر دارلان سے طویل ملاقات کی۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ مارشل پیٹان کی وزارت کے سول چیف نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔

**واردھا - ۱۲/ اپریل** - گاندھی جی نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ ہم نے گورنمنٹ کرنسی کی مانند ایک پیسہ سے لیکر پانچ روپیہ تک کی دھاگا کرنسی جاری کر دی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص واردھا میں گرام میوا منڈل کی دوکانوں سے اناج۔ چمڑے کا سامان۔ چرخے اور دیگر اشیاء خرید سکتا ہے۔

**لنڈن - ۱۱/ اپریل** - وزیر اعظم مسٹر چرچل نے سر سٹیفورڈ کرپس کو جو آخری پیغام بھیجا۔ اس میں کہا۔ آپ نے ہر وہ کوشش کی جو انسانی طاقت میں ہوتی ہے۔ اگرچہ آپ کی امیدیں بر نہیں آئیں مگر ہندوستان کے لوگوں کی آئندہ ترقی کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔

**امرتسر - ۱۲/ اپریل** - گذشتہ رات پونے گیارہ بجے کے قریب جبکہ بلیک آؤٹ کی وجہ سے چاروں طرف اندھیرا تھا۔ سول لائن میں لارنس روڈ کے نزدیک ایک مسلح ڈاکہ پڑا۔ لکھ پتی سیٹھ لالہ پنالال۔ ان کا ڈرائیور اور بیوی زخمی ہو گئے۔ ڈاکو بلیک آؤٹ کے اندھیرے میں سوائے چابیوں کے جو لالہ صاحب نے حوالہ کر دی تھیں اور کوئی چیز لئے بغیر بھاگ گئے۔ پولیس نے فوراً تحقیقات شروع کر دی۔ بلیک آؤٹ کی پابندی ہٹا دی گئی اور فوراً روشنی جلا دی گئی۔ مگر کوئی گرفتاری نہ ہوئی۔



(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)